REGD-No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ - تار کا پتہ - ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ
ایڈیٹر: روشن دین تنویر

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۱۸ ذوالحجہ ۱۳۸۱ھ

ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۞ ۲۳ ہجرت ۱۳۴۱ ہش ۲۳ مئی ۱۹۶۲ء ۞ نمبر ۱۱۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۲ مئی بوقت ۸ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح ۸ بجے کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت طبیعت اچھی ہے حسب معمول کل حضور سیر کے لئے تشریف لے گئے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھُمَّ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل بناتا ہے

جہاں تک ہو سکے اپنے اعمال کو اس تعلیم کے ماتحت کرو جو دی جاتی ہے

"ہماری جماعت کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ ان کا ایمان بڑھے، خدا تعالیٰ پر سچا یقین اور معرفت پیدا ہو، نیک اعمال میں سستی اور کسل نہ ہو۔ کیونکہ اگر سستی ہو تو وضو کرنا بھی ایک مصیبت معلوم ہوتا ہے چہ جائیکہ وہ تہجد پڑھے۔ اگر اعمالِ صالحہ کی قوت پیدا نہ ہو اور مسابقت علی الخیرات کے لئے جوش نہ ہو تو پھر ہمارے ساتھ تعلق پیدا کرنا بے فائدہ ہے۔ ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اپنی ہمت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے لیکن جو محض نام رکھا کر تعلیم کے موافق عمل نہیں کرتا وہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو ایک خاص جماعت بنانے کا ارادہ کیا ہے اور کوئی آدمی جو دراصل اس جماعت میں نہیں ہے محض نام لکھانے سے جماعت میں داخل نہیں رہ سکتا۔ اس پر کوئی نہ کوئی وقت ایسا آجاوے گا کہ وہ الگ ہو جاوے گا اس لئے جہاں تک ہو سکے اپنے اعمال کو اس تعلیم کے ماتحت کرو جو دی جاتی ہے۔"

(بحر العرفان صفحہ ۲۴۲، ۲۴۳)

"مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام"

مجلس ارشاد کے زیر اہتمام لیکچر

مجلس ارشاد کے زیر اہتمام زیرِ بالا موضوع پر محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ تعلیم الاسلام کالج میں تقریر فرمائیں گے یہ تقریر مورخہ ۲۴/۵/۶۲ بروز جمعرات دن کو گیارہ بجے ہوگی۔ تقریر کے آخر میں استفسارات کا بھی موقعہ ہوگا۔ احباب سے شمولیت کی درخواست ہے

(سیکرٹری مجلس ارشاد)

خلافت نمبر

"الفضل" کا کل کا پرچہ خلافت نمبر ہوگا۔ جس کی قیمت پچیس پیسے ہوگی۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر الفضل)

ربوہ میں واٹر ورکس سے متعلق ابتدائی کام کا آغاز

دریا کے کنارے امتحانی کنوئیں کی کھدائی شروع ہوگئی

جناب چیئرمین صاحب ٹاؤن کمیٹی ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ ربوہ میں واٹر ورکس سکیم کے سلسلہ میں دریا کے کنارے Test - boring کا کام مورخہ ۲۰ مئی کی شام سے شروع ہو چکا ہے۔ تمام بزرگان و احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کام میں برکت ڈالے اور ہمیں عمدہ اور صحت بخش پانی کا وافر ذخیرہ دستیاب ہو جائے اور پھر یہ کام دوسرے مراحل کی تکمیل کے بعد جلد از جلد پایۂ تکمیل کو پہونچے۔ آمین

مڈل پاس طلباء کیلئے ضروری اعلان

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا معیار اب کم از کم دسویں جماعت پاس مقرر ہوا ہے نیز یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ ایسے مستحق قابل و ذہین طلباء جو آٹھویں جماعت پاس ہوں اور اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ ان کو دو سال کے لئے مندرجہ ذیل شرائط پر تعلیمی امداد دی جائیگی:

(۱) دسویں جماعت پاس کرنے کے بعد ان طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخل کروایا جائے گا۔ تاکہ وہ اپنی دینی تعلیم مکمل کر کے مبلغ بن سکیں (۲) وظیفہ حاصل کرنے کے لئے طلباء کو ایک انٹرویو بورڈ کے سامنے پیش ہونا ہوگا۔ جو مستحق طلباء کا انتخاب کرے گا (۳) انتخاب کے بعد تعلیم الاسلام سیکنڈری سکول ربوہ میں داخل ہونا ہوگا۔ (۴) امراء جماعت کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں دس یوم کے اندر اندر دفتر وکالت تعلیم میں آنی ضروری ہیں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر ...

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ مئی ۶۲ء

من گھڑت تاویلات

قسط ۲

مولٰنا فرماتے ہیں:۔

"جب کسی مسئلے کا فیصلہ اللہ اور اس کے رسولؐ نے بالکل صاف اور صریح نصوص میں کر دیا ہو تو پھر اسی مسئلے میں ان نصوص کو چھوڑ کر دوسری آیات و احادیث سے جو دراصل اس خاص مسئلے کا فیصلہ کرنے کے لئے وارد نہیں ہوئی ہیں اپنے مطلب کے معنی نکالنا اور نصوصِ قطعیہ کے بالکل خلاف عقیدہ یا عمل اختیار کر لینا درحقیقت انتہائی گمراہی بلکہ خدا اور رسول کے خلاف بدترین بغاوت ہے جو شخص اعلانیہ اللہ اور اس کے فرمان کے خلاف کوئی مسلک اختیار کرتا ہے وہ تو کمتر درجے کی بغاوت کرتا ہے مگر بہت زیادہ بڑے درجے کی بغاوت ہے کہ آدمی اللہ اور رسولؐ کے فیصلے کے خلاف خود اللہ اور رسولؐ ہی کے ارشادات توڑ مروڑ کر استعمال کرنے لگے یہ کام جو لوگ کرتے ہیں ان کے متعلق ہم کسی طرح بھی یہ فرض نہیں کر سکتے کہ وہ سچے دل سے اللہ اور اس کے رسولؐ کو مانتے ہیں۔

یہ سوال کہ سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں یا نہیں؛ اور آپ کے بعد کوئی نبی آسکتا ہے یا نہیں؛ اس کا فیصلہ کرنے کے لئے ہم آیت **ومن یطع اللہ والرسول** اور آیت **یا بنی آدم** اور ایسی ہی دوسری آیتوں کی طرف صرف اسی صورت میں رجوع کر سکتے تھے جب کہ اللہؐ اور اس کے رسولؐ نے خاص طور پر اسی سوال کا جواب کسی خاص نص میں نہ دے دیا ہوتا مگر جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیت خاتم النبیین میں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بکثرت احادیث صحیحہ میں ہم کو خاص طور پر اسی سوال کا واضح جواب مل چکا ہے تو آیت **ومن یطع اللہ** اور **یا بنی آدم** اور ایسی ہی دوسری آیات کی طرف رجوع کرنا اور پھر ان سے نصوص قطعیہ صریحہ کے خلاف مطالب نکالنا صرف اسی شخص کا کام ہو سکتا ہے جو خدا سے بالکل بے خوف ہو چکا ہو اور جسے یہ بھی یقین نہ ہو کہ کبھی مر کر خدا کے سامنے جواب دہی بھی کرنی ہوگی اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے تعزیرات پاکستان کی ایک خاص دفعہ میں ایک فعل کو بالفاظ صریح جرم قرار دیا گیا ہو اور کوئی شخص اس دفعہ کو چھوڑ کر قانون کی دوسری غیر متعلق دفعات کا جائزہ اس غرض کے لئے لینا پھرے کہیں سے کوئی اشارہ اور کہیں سے کوئی نکتہ نکال کر اور پھر انھیں جوڑ جاڑ کر اسی فعل کو جائز ثابت کر دے جسے قانون کی ایک صریح دفعہ جرم قرار دے رہی ہے اسی طرح کا وکیل اگر دنیا کی پولیس اور عدالت کے سامنے نہیں چل سکتا تو آخر یہ خدا کے ہاں کیسے چل جائیگا"؛

(ایشیا ۱۶ مئی ۶۲ء)

مولٰنا نے یہاں آیہ خاتم النبیین کو نص قاطع اس امر کے لئے قرار دیا ہے کہ اب کسی قسم کی نبوت بعد سیدنا حضرت محمد رسول اللہ جاری نہیں ہے۔ اگرچہ احمدیوں کا بھی یہ عقیدہ ہے کہ تمام نبوتیں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ پر ختم ہو چکی ہیں تاہم "خاتم النبیین" کے ہرگز وہ معنے نہیں ہیں جو مولٰنا لیتے ہیں اور نہ احادیث نبوی کے وہ معنے ہیں حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا یہ قول آپ کی تردید کرتا ہے

قولوا انہ خاتم النبیین
ولا تقولوا لا نبی بعدہ

کیا اب بھی آیہ خاتم النبیین بندش نبوت کے لئے نص صریح ہے۔؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مقابلہ میں آپ کس کا اجتہاد پیش کریں گے؟ پھر کیا جس قطعی اور واضح طور سے قرآن کریم میں اجرائے نبوت" کی سنت اللہ بیان کی گئی ہے جیسا کہ متعدد آیات سے ثابت کیا جا سکتا ہے بلکہ قرآن کریم کی رد سے کے مطابق یہی سنت اللہ ثابت ہوتی ہے کیا ایسی صورت میں ضروری نہیں تھا کہ "بندش نبوت" کے لئے اللہ تعالےٰ قطعی واضح الفاظ میں فرماتا ہے کہ

"لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا"

یہ الفاظ بھی اللہ تعالےٰ ہی کے ہیں گو یہ کفار کا قول ہے مگر دیکھئے کس قطعیت کے ساتھ آئندہ نبوت کا انکار کیا گیا ہے اگر اللہ تعالےٰ یہی الفاظ استعمال کرتا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو بھی

قولوا انہ خاتم النبیین
ولا تقولوا لا نبی بعدہ

کہنے کی گنجائش نہ ملتی۔ اس سے ظاہر ہے کہ آیہ "خاتم النبیین" قطعاً بندش نبوت کی صریح نص نہیں ہے اور اس کے ہرگز یہ معنے نہیں ہیں کہ **لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا**۔"

جب حضرت موسےٰ علیہ السلام کی قوم نے حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق مندرجہ بالا الفاظ استعمال کئے تو اللہ تعالیٰ نے اس کی تردید کی چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

ولقد جاءکم یوسف
من قبل بالبینٰت فما
زلتم فی شک مما جاءکم
بہ حتی اذا ھلک
قلتم لن یبعث اللہ
من بعدہ رسولا
کذلک یضل اللہ من ھو
مسرف مرتاب ن الذین
یجادلون فی ایٰت اللہ
بغیر سلطٰن اتٰھم
کبر مقتا عند اللہ
وعند الذین اٰمنوا
کذلک یطبع اللہ
علیٰ کل قلب
متکبر جبار۔

(سورہ مومن ۳۵/۴۶)

اور یقیناً تمہارے پاس اس سے پہلے (حضرت) یوسف (علیہ السلام) نشانیوں کے ساتھ آئے تھے پس تم جو وہ لائے اس کے متعلق ہمیشہ شک میں رہے حتیٰ جب آپ فوت ہو گئے تو تم نے کہا کہ اللہ تعالےٰ ان کے بعد ہرگز رسول نہیں بھیجے گا۔ اس طرح اللہ تعالےٰ حد سے بڑھنے والے شکی کو گمراہ کرتا ہے وہ لوگ جو بغیر کسی دلیل کے جو ان کو ملی ہو اللہ تعالےٰ کی آیات کے بارے میں جھگڑتے ہیں یہ بات اللہ تعالےٰ کے نزدیک اور ایمان لانے والوں کے نزدیک بڑی (خطرناک) ہے، اس طرح اللہ تعالےٰ ہر متکبر سرکش کے دل پر مہر کرتا ہے۔

مولٰنا! دیکھی آپ نے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا کہنے والوں کے خلاف کیا کلمات استعمال کئے ہیں خدا سے ڈرو اور اس پر (نعوذ باللہ من ذالک) نادانی سے یہ الزام نہ لگاؤ کہ "خاتم النبیین" کے پردہ میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بھی وہی بات کہی ہے جو حضرت موسےٰ علیہ السلام کی قوم نے حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق کہی تھی۔

پھر سورہ جن میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے بقول ایک جن کے جنوں کا بھی یہی عقیدہ تھا

وانھم ظنوا کما
ظننتم ان لن یبعث اللہ احدا

مولٰنا کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ بندش نبوت کے لئے صاف صاف الفاظ لن یبعث اللہ من بعدہ ہی ہیں یا خاتم النبیین۔ کوئی عربی مبین۔۔۔۔ کو جاننے والا آپ کی تائید نہیں کریگا بلکہ یہی کہے گا کہ لن یبعث اللہ من بعدہ ہی کے مقابلہ میں خاتم النبیین کو بندش نبوت کے لئے نص صریح کہنا بڑی زیادتی ہے

ہمنے یہ استدلال اسلئے نہیں کیا ہے کہ جس طرح آپ "بندش نبوت" کا عقیدہ رکھتے ہیں نہ صرف اس کی تائید میں قرآن مجید میں کوئی نص نہیں ہے بلکہ "بندش نبوت" کے متعلق قطعاً کوئی اشارہ تک نہیں ہے جس سے اللہ تعالےٰ کے ارسالِ ہدایت کی سنت قدیم کو منسوخ قرار دیا گیا ہو جس کے ثبوت سے تمام قرآن مجید بھرا ہوا ہے۔

پھر آرہی ہے مرے گوش میں اذانِ بلالؓ

فغانِ مرغِ چمن میں ہے جس کا رعب و جلال
گلوں کے عارضِ رنگیں میں ہے اسی کا جمال

جہاں کا نور نہ بڑھتا ہے اور نہ گھٹتا ہے
فریبِ گردشِ گردوں ہے فرقِ بدر و ہلال

ہر ایک لحہ نیا سا ہے پر حقیقت میں
وہی ہے مشرق و مغرب وہی جنوب و شمال

روانہ ہوتا ہے پھر کاروانِ اہلِ صفا
پھر آرہی ہے مرے گوش میں اذانِ بلالؓ

نہیں نصیب میں میرے حریر برگِ سمن
دیا گیا ہے مجھے لذتِ خلش کا کمال

مری حیات کی تلخی نہ پوچھ اے تنویرؔ
یہ وہ گھڑی ہے کہ جس میں ہے زہر تک بھی حلال

خلافت کے دس عظیم مقاصد

— (از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل) —

خلافت۔ نیابت۔ جانشینی اور قائمقامی کو کہتے ہیں۔ خلیفہ اپنے اصل کا جانشین نائب اور قائمقام ہوتا ہے۔ اور اس کا فرض ہوتا ہے کہ اپنے اصل کے رنگ میں رنگین ہوکر ان مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے جو اس کے ذمہ لگائے گئے ہیں۔

احادیث نبویہ اور بائیبل کے مطابق اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی شکل پر پیدا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کوئی مادی شکل نہیں ہے اس لئے اس سے یہی مراد ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو صفاتِ الٰہیہ سے متصف ہونے کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ اسی کی طرف قرآنی آیت صبغة الله ومن احسن من الله صبغة میں بھی اشارہ ہے۔ پس انسان بالخصوص کامل انسان اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہوتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے مقاصد کو زمین پر نافذ کرتا ہے۔ اور اسکی توحید کو قائم کرتا ہے۔ اس لحاظ سے ہر نبی خلیفة الله ہوتا ہے۔ اس خلافتِ الٰہیہ میں سب سے بڑے خلیفہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ حضرت آدمؑ بھی اپنے وقت میں خلیفہ تھے۔ حضرت داؤدؑ بھی خلیفہ تھے۔ ہر نبی خلیفہ تھا اور سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم سب سے بڑے خلیفہ تھے۔ ان نبیوں کے ذریعہ خلافت الٰہیہ کامل طور پر ظاہر ہوتی ہے۔

دوسری قسم جانشینی کی قومی ہوتی ہے ایک قوم تباہ و برباد ہوتی ہے۔ دوسری قوم اس کی قائمقام بنتی ہے۔ نبیوں کی بعثت کے ساتھ خلافت کی یہ صورت بھی ضرور پیدا ہوتی ہے۔ تکذیب کرنے والی قوم کو تباہ کیا جاتا ہے اسے عزت کی مسند سے اتار دیا جاتا ہے۔ ایمان لانے والے ترقی کرتے ہیں۔ انہیں عزت کی مسند پر بٹھا دیا جاتا ہے۔ خدائے ذوالعرش اس طرح اپنی قدرت نمائی فرماتا ہے۔ کمزور مومنوں کو طاقت بخشتا ہے اور متکبر کافروں کو سرنگوں کر دیتا ہے۔ یہ قومی خلافت ہے۔

ایک تیسری قسم خلافت کی وہ ہے جو نبیوں اور رسولوں کی رحلت پر ان کی نگہبانی کے لئے مقرر ہوتی ہے۔ نبی کا تقرر محض اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے ہوتا ہے۔ اس میں انسانوں کی آراء کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ نبی کی جانفشانی سے مومنوں کی ایک جماعت قائم ہو جاتی ہے۔ وہ نبی کی روحانی کشت ہوتی ہے۔ وہ اس کا لگایا ہوا باغ ہوتا ہے۔ نبی بوجہ انسان ہونے کے اس فانی دنیا سے آخر کوچ کر جاتا ہے تب اس کے بعد اس کشت روحانیت کی آبیاری اور اس کے گلستان دین کی حفاظت کے لئے ایک **روحانی مرد خدا** کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو اس کا قائمقام ہو۔ اس کی روحانیت کے انتشار کا **مرکزی نقطہ** ہو۔ اس کی لائی ہوئی صحیح تعلیم کا پھیلانے والا ہو۔ اور نبی کے ہاتھ پر جمع ہونے والے مومنوں کے شیرازہ کو قائم رکھنے والا ہو۔ یہ مرد خدا اس نبی اور رسول کا خلیفہ کہلاتا ہے۔ اور مومنوں کا امیر اور مطاع ہوتا ہے۔

نبی کا تقرر براہ راست اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ زمانہ ظهر الفساد في البر والبحر کا زمانہ ہوتا ہے۔ انسانوں کی آراء کا نبی کے انتخاب میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ لیکن نبی کی وفات کے وقت مومنوں کی ایک جماعت موجود ہوتی ہے۔ جو نبی کی تیار کردہ ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے نبی کی خلافت میں مومنوں کو انتخاب کا حق دیا ہے۔ وہ انتخاب ایسے وقت میں ہوتا ہے۔ جب اہل ایمان کے دل گداز ہوتے ہیں اور نبی کی رحلت کے باعث وہ احساس یتیمی میں سراپا عجز و نیاز ہوتے ہیں۔ وہ اپنے میں سے سب سے متقی اور پارسا انسان کو نبی کا جانشین منتخب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس انتخاب کو قبول فرماکر اسے اپنا انتخلاف قرار دیتا ہے۔ گویہ بالواسطہ انتخاب ہے۔ مگر درحقیقت اللہ تعالیٰ کا تقرر ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے خلیفہ کی تائید و نصرت فرماتا ہے۔ اس کے مقاصد کو کمال تک پہنچاتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ مومنوں کی جماعت کے خوف کو امن سے بدل دیتا ہے۔ خلیفہ نبی کی روحانیت کا وارث ہوتا ہے۔ اور اس کی تیار کردہ جماعت کا محافظ مقرر ہوتا ہے۔ اس لئے مومنوں کو اس سے محبت اور اطاعت کا نہایت گہرا تعلق ہوتا ہے۔ وہ جس طرح نبی کے حکم پر جہاد نفس و مال میں شریک ہوتے تھے۔ اسی طرح خلیفہ کے حکم پر بھی جہاد کے لئے ہر قربانی کرتے ہیں۔ غرض خلافت کے ذریعہ جماعت پھر روحانی منازل طے کرتی رہتی ہے اور اسے تائیدات آسمانی کے ذریعہ غلبہ و نصرت حاصل ہوتی ہے۔

اس وقت روئے زمین پر صرف جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے جس کا یہ اعتقاد ہے کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے طفیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مامور بنا کر بھیجا ہے۔ آپ اگرچہ امتی نبی ہیں مگر نبی بہرحال ہیں۔ اس لئے آپ کے بعد جماعت احمدیہ میں خلافت نبوت یا روحانی خلافت قائم ہے۔ دنیا بھر میں کوئی اور ایسی جماعت موجود نہیں ہے۔ جس کا یہ دعویٰ ہو کہ قریباً نصف صدی بیشتر مسلمانوں کے کچھ طبقات میں یہ تحریک پیدا ہوئی اور وقتی طور پر زور پکڑ گئی تھی کہ ہمیں سلطان ترکی کو خلیفہ قرار دینا چاہیئے۔ اس تحریک میں کچھ دنوں کے لئے بظاہر جان نظر آتی تھی۔ مگر چونکہ یہ انسانی تجویز تھی اور روحانی خلافت کا قیام اس سے مشتبہ ہو سکتا تھا۔ اس لئے یہ تحریک کامیاب نہ ہو سکی۔ اور یہ ثابت ہو گیا کہ اصل روحانی خلیفے اللہ تعالیٰ ہی مقرر کرتا ہے۔ انسان محض اپنی تجویز سے کسی کو روحانی خلیفہ نہیں بنا سکتے۔

انبیاء کے بعد قائم ہونے والی روحانی خلافت کے دس عظیم مقاصد ہوتے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ یہ مقاصد صرف خلافت کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتے ہیں۔ یہ مقاصد عشرہ حسب ذیل ہیں۔

اول۔ عمومی رنگ میں شریعت اسلامیہ کی تنفیذ خلافت کا اولین مقصد ہے۔ کیونکہ نبی کی وفات کے بعد یہ اہم ذمہ داری خلیفہ کے ذمہ ہوتی ہے۔ یہ بڑا وسیع کام ہے۔

دوم۔ انسانوں میں حقوق وغیرہ کے متعلق تنازعات ہوتے ہیں۔ مومنوں میں بھی ایسے اختلافات ہو سکتے ہیں۔ ان تمام تنازعات اور اختلافات کا شریعت کے مطابق فیصلہ ہونا ضروری ہے۔ ورنہ شقاق اور اختلافات بڑھتا جاتا ہے۔ اسلام نے اس کے لئے قضا کا نظام مقرر کیا ہے۔ قاضی دراصل خلافت کے نمائندے ہوتے ہیں۔ اور ان پر لازم ہوتا ہے کہ خلیفۂ وقت کی طرح بالکل غیر جانبدار رہیں۔ اسلام نے اس سلسلہ میں آخری قاضی نبی کی وفات کے بعد خلیفہ کو تسلیم کیا ہے۔ جس کا فیصلہ اسلامی نظام میں آخری ہوتا ہے۔ پس خلافت کا وجود باہمی تنازعات کے فیصلہ کے لئے بھی ضروری ہے۔

سوم۔ خلافت کے ذریعہ جماعت کا شیرازہ قائم رکھا جاتا ہے۔ اور اتحاد و اتفاق کی بنیاد کو مضبوط کیا جاتا ہے جب تک کسی قوم کا ایک واجب الاطاعت امام نہ ہو۔ ان کی شیرازہ بندی نہیں ہو سکتی۔

چہارم۔ خلیفہ روحانیت میں بھی نبی کا جانشین ہوتا ہے۔ خلافت کی ایک اہم غرض روحانیت کا انتشار اور نبی کے فیوض کے زمانہ کو لمبا کرنا ہے۔ خلافت گویا نبوت کا ظل یا اس کا تتمہ ہوتی ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر نبوت کے بعد لازماً خلافت ہوتی ہے۔ فرمایا۔

ما کانت نبوة قط الا تبعتها خلافة (کنز العمال)

ایمان کا فائدہ

ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۳۷ء کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:۔

"میں اخبار کے فائدے کے لئے نہیں بلکہ آپ لوگوں کے ایمانوں اور آپکی نسلوں کے ایمانوں اور آپکے ہمسایوں کے ایمانوں کے فائدے کے لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ لوگ اخبارات خریدیں"

بھائیو ہمارا پیارا امام (ایدہ اللہ تعالیٰ) جس بات کو فائدے مند بیان کر رہا ہے یقیناً یقیناً ہمارے ایمانوں۔ ہماری نسلوں کے ایمانوں اور ہمارے ہمسایوں کے ایمانوں کے لئے فائدے مند ہے۔

پس آج ہی الفضل کو جاری کروا کر فائدہ اٹھایئے۔ (مینیجر الفضل)

پنجم:- خلافت کا ایک بڑا مقصد اشاعت دین کے لئے سعی جد وجہد کرنا اور اس کے لئے اسباب مہیا کرنا ہے ظاہر ہے کہ جب تک مجاہدین کی روحانی فوج کا کمانڈر نہ ہو وہ باقاعدہ اور کامیاب جنگ نہیں کر سکتی خلیفہ اشاعت اسلام کرنے والے مجاہدین کا کمانڈر ہوتا ہے اور مناسب طریق پر ان سے مختلف محاذوں پر کام لیتا ہے

ششم:- جماعت کی روحانی تربیت اور ان کی تعلیم کا انتظام بھی خلافت کے نظام سے وابستہ ہے جس طرح نبی اپنی جماعت کا تزکیہ نفوس کرتا ہے انھیں کتاب الہی سے آگاہ کرتا ہے اور تعلیم دین کے لئے سب ذرائع اختیار کرتا ہے اسی طرح خلیفہ کا فرض ہے کہ ان سب طریقوں سے تعلیم و تربیت کا انتظام پایہ تکمیل تک پہنچائے بالخصوص علم دین کی ترویج خلیفہ کا اولین کام ہے۔

ہفتم:- دشمنان دین کے مکائد اور ان کی سازشوں کا پورا پورا علم حاصل کر کے ان کے مقابلہ کی سکیموں کو عملی جامہ پہنانا خلافت کے فرائض میں شامل ہے کیونکہ اس نظام کے بغیر مومنوں کے خوف کو امن سے نہیں بدلا جا سکتا اور نہ ہی دشمن کے شر کا صحیح مقابلہ کیا جا سکتا ہے یہ کام بھی منظم طور پر خلافت کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے

ہشتم:- مالی قربانیوں کے ذریعہ جہاد کو مسلسل رکھا جا سکتا ہے یہ قربانی نفس کی اصلاح کے لئے بھی لازمی ہے مالی قربانیوں کے سلسلہ کو باقاعدہ رکھنے کے لئے جس روح کی ضرورت ہے اسے پیدا کرنا، بیدار رکھنا اور ترقی دیتے جانا خلافت کی ذمہ داری ہے خلافت کے بغیر دائمی طور پر یہ روح قربانی قائم نہیں رکھی جا سکتی

نہم:- نبیوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے نشانات دکھاتا ہے اپنی قدرت نمائی فرماتا ہے یہ نشان نمائی مذہب کی روح ہے اس کے بغیر مذہب محض چھلکا ہے اللہ تعالیٰ نبیوں کے بعد خاص طور پر ان خلفاء کے ذریعہ یہ نشان دکھاتا ہے تاکہ مخالفین پر حجت قائم ہوتی رہے اور جماعت حقہ کے لئے اطمینان اور ازدیاد ایمان کے سامان پیدا ہوتے رہیں بلاشبہ نبی کے ماننے والے سارے سچے مومنوں کو حسب مراتب یہ روحانی قوت دی جاتی ہے مگر خلیفہ نبی کا پورا جانشین ہوتا ہے اس لئے اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی یہ قدرت نمائی واضح طور پر پوری ہوتی ہے اور یہ خلافت کی ایک عظیم روحانی ضرورت ہے

دہم:- جماعت مومنین کی روحانی ترقی اور تربیت کے لئے سب ظاہری سامانوں کے ساتھ ساتھ سوز و گداز سے نکلی ہوئی دعائیں بہترین ذریعہ ہیں یہ دعائیں جس طرح روحانی باپ اپنے بیٹوں کے لئے کرتا ہے اور کوئی نہیں کر سکتا اس لئے نبی کے بعد ایسے روحانی وجود کی اہمیت اور ضرورت عیاں ہے جو دن رات پورے درد دل سے اپنی روحانی اولاد کے لئے دعائیں کرتا رہے۔ اسی پر ناصیہ فرسا ہوتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خلفاء کی علامت بیان فرمائی ہے

یدعون لکم وتدعون لھم (مسلم)

کہ وہ تمہارے لئے سچے دل سے دعا کرتے ہیں اور تم ان کے لئے دعا کرتے ہو۔

میں نے مجمل طور پر خلافت کے دس مقاصد ذکر کئے ہیں ان مقاصد کے پیش نظر خلافت کی ضرورت و اہمیت واضح ہے اور اس کا خاص فضل خداوندی ہونا بھی عیاں ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

نادار مریضوں کا علاج اور احباب جماعت کا فرض

ایک دردمندانہ اپیل

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور احباب جماعت کے تعاون سے گزشتہ تین سال سے صیغہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں غریب و نادار مریضوں کا علاج صدقات کی ان رقوم سے ہو رہا ہے جو احباب صیغہ ہذا کو بھجواتے رہے ہیں خاکسار کے کئی اعلان جو اس سلسلہ میں احباب کی نظر سے (اخبار الفضل میں) گزرے ہونگے ان سے ان کو معلوم ہو گا کہ اس مد میں تقریباً پانچ چھ صد روپیہ ماہانہ خرچ ہو رہا ہے اور ربوہ و مضافات کے نادار مریض سینکڑوں کی تعداد میں ضروری قیمتی ادویہ حاصل کر رہے ہیں لیکن افسوس ہے کہ اب اس مد میں رقم بہت کم ہے اور ہم ایسے نادار مریضوں کو اس مد سے ادویہ نہیں دے سکتے ان میں وہ مریض بھی شامل ہیں جو ٹی بی سے بیمار ہیں اور یہاں سے مستقل علاج کروا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے مرض میں کافی فرق بھی پڑا ہے مگر اب وہ اس علاج سے بوجہ رقم نہ ہونے کے محروم رہ جائیں گے۔ لہذا احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس کار خیر کی طرف توجہ دیں اور صدقات (خصوصیت سے بیماروں کا صدقہ دیتے وقت) ان نادار غریب مریض بھائیوں کا خیال رکھیں اور رقوم فضل عمر ہسپتال کو بھجوائیں یا پھر صیغہ ہذا کی مد "صدقہ علاج نادار مریضاں" دفتر امانت صدر انجمن احمدیہ میں داخل فرمائیں۔ امید ہے احباب خاکسار کی اس درخواست پر فوری توجہ فرمائیں گے

جزاھم اللہ احسن الجزاء وما توفیقنا الا باللہ

(خاکسار مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

انسپکٹران کی ضرورت

تحریک جدید کو چند مستعد اور مخلص کارکنوں کی بطور انسپکٹران تحریک جدید فوری ضرورت ہے اعلان ہذا کی اشاعت سے پندرہ دن کے اندر اندر درخواستیں دفتر ہذا میں مع تصدیق صدر یا امیر مقامی پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواست میں عمر صحت، تجربہ، تعلیم اور جماعتی خدمات کا ذکر کیا جائے انٹرویو کے لئے امیدواروں کو اپنے خرچ پر آنا جانا ہو گا۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

*- خاکسار پر ایک کیس بن گیا تھا جو کہ آخری مرحلہ پر ہے اور اس کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامیابی بخشے اور مشکلات دور فرمائے۔ (خاکسار عبدالرحیم مجاہد منٹگمری)

*- میرا لڑکا عزیز فضل ارشد بعمر ایک سال۔ ایک ماہ سے بعارضہ کالی کھانسی بیمار ہے احباب جماعت اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ آمین

(احقر ارشد اللہ دھی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ فورٹ سنڈیمن)

*- عرصہ چھ ماہ سے بندہ کی صحت علیل ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(خاکسار ظفر الحق ظفر کب، ڈپو۔ سرگودھا۔)

خاکسار ٹی بی کے عارضہ میں مبتلا ہے آجکل بیماری کا حملہ سخت ہے اور تکلیف زیادہ ہے درویشان قادیان اور احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ بندہ کے لئے شفاء کاملہ عاجلہ کیلئے دعا فرماویں

سید نعمت علی شاہ چک ۱۶۶ بہاولنگر

چوہدری علی احمد صاحب مرحوم محلہ دارالبرکات کی زوجہ محترمہ کا رسولی کا اپریشن لاہور میں ہو رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان اور دیگر احباب جماعت سے گزارش ہے کہ وہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کا اپریشن کامیاب کرے اور ان کو صحت بخشے۔

خاکسار فضل الہی انور محلہ دارالبرکات ربوہ

امانت فنڈ تحریک جدید

حضرت اقدس سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"میری تجویز ہے کہ آدھی روٹی گھر میں رکھو تا جب نہ ملے تو اس کو کھا سکو اور اس غرض سے میں نے تحریک جدید "امانت فنڈ" قائم کیا تھا۔ جو شخص اس تجویز پر عمل کرتا ہے وہ فائدے میں رہتا ہے پس کوئی شخص خواہ کتنا غریب ہو اسے چاہیئے کہ کچھ نہ کچھ ضرور جمع کرتا رہے خواہ روپیہ یا دو پیسے کیوں نہ ہوں۔"

پس حضور اقدس کے اس ارشاد کے مطابق احباب کو چاہیئے کہ وہ امانت فنڈ میں اپنا روپیہ جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

زمینداروں کیلئے

آج کل کپاس کی کاشت ہو رہی ہے گورنمنٹ کی طرف سے بعض علاقوں میں بعض خاص اقسام کپاس کاشت کرنے کی پابندی ہے۔

جو زمیندار ان احکامات کی تعمیل نہیں کرتے وہ بیرونی ممالک میں اپنے وطن عزیز کی ساکھ کو نقصان پہنچاتے ہیں کیونکہ اس طرح وہ برآمد ہونے والی روئی میں ملاوٹ کی راہ کھولتے ہیں۔ زمیندار ہمارے معاشرہ میں ریڑھ کی ہڈی ہیں اور کپاس زرمبادلہ جس پر پاکستان کی صنعتی ترقی کا انحصار ہے حاصل کرنے کے لئے اہم ذریعہ ہے اس لئے اس میں ملاوٹ اور کھوٹ کا دروازہ بند کرنے کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ معین علاقوں میں کپاس کی معین اقسام ہی کاشت کی جائیں

(ناظر زراعت)

مسلمان اور نظامِ خلافت

از مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقفِ زندگی

اسلام کے دورِ اول میں نظامِ خلافت کے قیام سے اسلام اور امتِ مسلمہ کو جو شاندار کامیابی اور غلبہ حاصل ہوا اس سے کون انکار کر سکتا ہے! خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت اور برکاتِ خلافت کے نتیجہ میں قلیل عرصہ میں ہی مسلمان بحر و بر میں پھیل گئے اور ہر طرف اسلام ہی کا روحانی تسلط دکھائی دینے لگا اور اللہ تعالیٰ نے اسلام سے برسرپیکار ہونے والی طاغوتی طاقتوں کا ایسا استیصال کر دیا کہ صدیوں تک کفر کے اجارہ داروں کو اسلام کے مقابل نکلنے کی جرأت نہ ہوئی۔

لیکن! جونہی مسلمانوں نے خلافت ایسی نعمتِ عظمیٰ کی قدر نہ جانی وہ روحانی اوجِ کمال سے ایسے گرے کہ پھر ان کا سنبھلنا مشکل ہو گیا خیر القرون کے بعد تو ہر آنے والا دن مسلمانوں کی ذلت و رسوائی کا پیغام لایا اور مسلمان اپنے روحانی مال و متاع کو یکسر کھو بیٹھے سچ پوچھئے تو قوم کی اس زبوں حالی اور بے چارگی کا اصل سبب جہاں ان کا دوں ہمتی اور روحانیت سے کنارہ کشی ہے وہاں نظامِ خلافت کا ان کے اندر سے عنقا ہونا بھی ہے بعد کی صدیوں میں مسلمانوں نے انتہائی کوشش کی ہے کہ ہم میں خلافت کا نظام پہلے کی طرح کارفرما رہے اور ہم اس کی برکات و فیوض سے بہرہ ور ہوں لیکن خلافت تو خدا تعالیٰ کی عطا کردہ ہوتی ہے زمینی لوگ اس کا قیام کیونکر کر سکتے ہیں! نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں میں خلافتِ راشدہ کے بعد جس قدر بھی خلافت کے نام پر تحریکیں اٹھیں وہ سب ایک ایک کر کے ختم ہو گئیں اور کوئی ایک تحریک بھی کامیابی کا منہ نہ دیکھ سکی اس سے صاف ثابت ہوا کہ خلیفہ بنانا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔

اس دورِ آخر میں اسلام اور مسلمانوں کی حالتِ زار پر رحم کھاتے ہوئے خدا تعالیٰ نے از سر نو چاہا کہ سورۂ نور کی آیتِ استخلاف کے مطابق پھر خلافتِ حقہ کا قیام ہو سو اس امر کی سرانجام دہی کے لئے اس نے اپنے برگزیدہ مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا آپ کی مبارک آمد چونکہ منہاجِ نبوت پر تھی اس لئے ضروری تھا کہ آپ کی وفات کے بعد خلافت کا قیام ہوتا تا اس کے ذریعہ ایک دفعہ پھر اسلام کی نشاۃ و نشو کے دن عود کر آئیں اور امتِ مسلمہ کے بخت جاگ اٹھیں چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خلافت کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"بعض صاحب آیت
وعد اللہ الذین اٰمنوا
منکم وعملوا الصّٰلحٰت
لیستخلفنھم فی الارض
کما استخلف الذین من
قبلھم کی عمومیت سے انکار کر کے کہتے ہیں کہ منکم سے صحابہ ہی مراد ہیں اور خلافت راشدہ حقہ انہی کے زمانہ تک ختم ہو گئی اور پھر قیامت تک اسلام میں اس خلافت کا نام و نشان نہیں ہو گا گویا ایک خواب و خیال کی طرح اس خلافت کا صرف تیس برس ہی دور تھا اور پھر ہمیشہ کے لئے اسلام ایک لازوال نحوست میں پڑ گیا۔"

(شہادۃ القرآن صفحہ ۲۹ بار ہشتم)

پھر فرماتے ہیں:-

"اگر خلافت دائمی نہیں تھی تو شریعت موسویہ کے خلیفوں سے تشبیہ دینا کیا معنی رکھتا تھا اور خلافتِ راشدہ صرف تیس برس تک رہ کر پھر ہمیشہ کے لئے اس کا دور ختم ہو گیا تھا تو اس سے لازم آتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا ہرگز یہ ارادہ نہ تھا کہ اہلِ امت پر ہمیشہ ابواب سعادت مفتوح رکھے۔"

باقی فرقہائے اسلامیہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انکار اور دیگر روحانی امراض میں مبتلا ہونے کے باعث خلافت ایسے عظیم الشان انعام سے اس زمانہ میں محروم رہے ہی تھے افسوسناک امر تو یہ ہے کہ غیر مبائع دوست بھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کے مدعی ہیں اپنی بدقسمتی کے سبب خلافتِ حقہ احمدیہ سے ۱۹۱۴ء میں انکار کر بیٹھے انہوں نے یہ نہ سوچا کہ خلافت ہی سے تو قرونِ اولیٰ میں اسلام اور مسلمانوں کو ہر میدان میں فتح و کامیابی حاصل ہوتی تھی اور پھر تعجب کی بات یہ بھی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد ہم مبائعین کی طرح ان لوگوں نے بھی خلافت اولیٰ احمدیہ کو بسر و چشم قبول کیا اور جب تک حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ بحیات رہے چھوٹے بڑے غیر مبائع حضرات ان کی خلافت پر یقین رکھتے رہے لیکن بعد میں ان کی طرف سے بایں الفاظ کہا جانے لگا کہ

"تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ خلافت کا سلسلہ صرف چند روزہ ہوتا ہے تو کس طرح یہ امر قابل تسلیم ہے کہ اگر ایک شخص کی بیعت کر لی تو اب آئندہ بھی کرتے جاؤ۔"

(اخبار پیغام صلح ۲ اپریل ۱۹۱۴ء)

کاش! ہمارے غیر مبائع دوست خلافتِ حقہ کی قدر و قیمت کو قرآن کریم، احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں سمجھیں اور خدا تعالیٰ کی نعمتِ عظمیٰ کو ٹھکرا کر نظامِ خلافت کی برکات سے ہمیشہ کے لئے محروم نہ ہو جائیں۔

کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ آج خلافتِ احمدیہ کی بدولت جماعت احمدیہ دنیا کے اکناف و اطراف میں اسلام کو سربلند کرتے ہوئے نظر آ رہی ہے اور جگہ بجگہ خدا تعالیٰ کی توحید پھیلتی چلی جا رہی ہے یہاں تک کہ امریکہ اور افریقہ کے ظلمتکدے بھی اسلام کی روشنی سے حصہ پا رہے ہیں اور وہ وقت بعید نہیں جبکہ سیدنا حضرت فضل عمر محمود ایدہ اللہ الودود کے خدام کی مساعی جمیلہ کے نتیجہ میں لاکھوں نہیں کروڑوں انسان مادہ پرستی کی قیود سے نجات پا کر اسلام کے حصارِ عافیت میں بخوشی آنا اپنے لئے باعث سعادت سمجھنے لگیں گے نیز جب مسلمان کہلانے والے نظامِ خلافت کی ضرورت اور اہمیت کو سمجھیں گے اور اس سے وابستگی پیدا کر لیں گے تو پھر یہ صدا سننے میں نہ آئے گی کہ ؎

بجھ گئی شمع خلافت مرد ہے بازار دیں
مسلم پروانہ خو کا حال ابتر ہو گیا

(رسالہ "رہنمائے ترقی" سیالکوٹ جلد ۹ نمبر ۵ صفحہ ۳)

خدا تعالیٰ کے حضور ہم دست بدعا ہیں کہ وہ از سر نو اپنے فضل و کرم سے ملتِ اسلامیہ کو خلافتِ حقہ سے وابستہ ہونے اور اس کی برکات سے حصہ لینے کی توفیق بخشے۔

آمین اللّٰھم آمین

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

---

۲۷ مئی یومِ خلافت

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب سابق ۲۷ مئی کو یوم خلافت کی تقریب منائی جائے گی یہ وہ دن ہے کہ جب جماعتِ احمدیہ کا قیام خلافت پر اجماع ہوا تھا چنانچہ سب سے پہلے حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تھے۔

یوم خلافت پر تمام جماعتوں میں جلسے کئے جائیں اور ان میں خلافت کی اہمیت اور خلافت کی برکات وغیرہ مضامین بیان کئے جاویں اور احباب جماعت کے ذہن نشین کرایا جائے کہ خلافت نبوت کا ایک ضروری تتمہ ہے امراء اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ نوٹ فرمائیں اور اس دن کی اہمیت کے پیش نظر انتظام کریں اور رپورٹیں بھجوائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواست ہائے دعا

۱- میری والدہ صاحبہ محترمہ عرصہ دو ماہ سے بیمار ہیں دن رات سخت بے چینی رہتی ہے بزرگانِ سلسلہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبدالرحمٰن شاہ درک بہاولپور)

۲- میں سالہا سال سے بعض بیماریوں میں اور ہموم و غموم میں مبتلا ہوں۔ احباب کرام و بزرگانِ سلسلہ اپنی دعاؤں میں یاد فرما کر ممنون فرمائیں کہ مولا کریم مجھے جلد تر ہر ہم و غم اور رنج والم سے اپنی پناہ میں لے لے۔ اور صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (خاکسار ظفر اسلام ربوہ)

۳- خاکسار کا تایا زاد بھائی غلام احمد پان فروش غلہ منڈی ان دنوں بیمار ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالستار محافظ خزانہ ربوہ)

احمدیہ کالیجئٹ ایسوسی ایشن کوئٹہ کے دو کامیاب اجلاس

احمدیہ کالیجئٹ ایسوسی ایشن کوئٹہ کا چوتھا عام اجلاس مورخہ ۲۲ اپریل بروز اتوار شام ۶ بجے احمدیہ پبلک لائبریری میں محمد اسلم صاحب جاوید صدر احمدیہ کالیجئٹ ایسوسی ایشن کوئٹہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں متعدد غیر احمدی معزز طلباء نے شرکت کی۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی جو قاضی کریم الدین احمد صاحب نے کی بعدہٗ رفیق احمد صاحب ڈار نے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی نظم "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" کے چند اشعار خوش الحانی سے سنائے۔ اس کے بعد صدر جلسہ محمد اسلم صاحب جاوید نے حاضرین کو ان اجلاسوں کے انعقاد کا مقصد بتاتے ہوئے بتایا کہ ہماری ایسوسی ایشن کا مقصد اسلام کی حقانیت دوسرے مذاہب پر ثابت کرنا، احمدی و غیر احمدی نوجوانوں کو زیادہ سے زیادہ مذہبی معلومات سے آگاہ کرنا اور خصوصاً موجودہ مادی دور میں جبکہ نوجوان مذہب کو اپنے اوپر ایک بے جا قید تصور کرتے ہیں۔ ان کو مذہب کی اہمیت سے آگاہ کر کے ان پر یہ واضح کرنا ہے کہ ان کی دینی اور دنیوی ترقی اور فلاح ان پابندیوں کو اپنے اوپر عائد کرنے میں ہے۔

آپ کے بعد مکرم جناب شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے سورۃ العصر کی روشنی میں یہ امر واضح کیا کہ مسلمانوں کی دینی اور دنیوی میدانوں میں موجودہ گراوٹ کا سبب قرآن کریم پر عمل نہ کرنا ہے۔ آپ نے بتایا کہ انسانی روح میں خدا تعالیٰ کو حاصل کرنے کی تڑپ رکھی گئی ہے اور کوئی انسان اس وقت تک اطمینان قلب حاصل نہیں کر سکتا جب تک اسے اس کا حقیقی خالق نہ مل جائے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ محبت الٰہی کی اس چنگاری کو جو انسانی فطرت میں رکھی گئی ہے ہوا دیکر اپنے دل میں محبت الٰہی کی آگ روشن کی جائے۔ آپ نے فرمایا کہ مسلمان اب بھی اپنی کھوئی ہوئی دینی و دنیوی عظمت و شوکت حاصل کر سکتے ہیں۔ مگر صرف ان زریں اصولوں پر عمل پیرا ہو کر جو قرآن پاک نے انہیں بتائے ہیں۔ اور جن کو وہ بھول چکے ہیں۔

بعدہٗ حاضرین کو عام سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ چنانچہ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب، مکرم محمد عیسےٰ جان صاحب اور مکرم قاضی نعیم الدین احمد صاحب نے حاضرین کے سوالات کے عمدہ اور مدلل جوابات دئے۔ سوال و جواب کا یہ سلسلہ نماز مغرب کے وقفہ کے بعد رات آٹھ بجے تک جاری رہا۔ آخر پر صدر جلسہ محمد اسلم صاحب جاوید نے ایسوسی ایشن کی طرف سے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

ایسوسی ایشن کا پانچواں عام اجلاس مورخہ ۲۹ اپریل بروز اتوار شام ۶ بجے احمدیہ دار المطالعہ میں زیر صدارت محمد اسلم صاحب جاوید صدر احمدیہ کالیجئٹ ایسوسی ایشن کوئٹہ منعقد ہوا۔ جس میں احمدی نوجوانوں کے علاوہ تقریباً ۱۲ غیر احمدی معزز مہمانوں نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد جو مرزا محمد مجتبیٰ صاحب نے کی۔ مکرم مولوی محمود احمد صاحب مختار بی اے مربی مقامی نے "اسلامی پردہ" کے موضوع پر اپنا جامع مقالہ پیش فرمایا جو حاضرین نے بہت پسند کیا۔ آپ نے اپنے مقالہ میں اسلام سے قبل عرب میں عورت کی مظلومانہ حالت اور عربوں کی اخلاقی گراوٹ کا نقشہ کھینچتے ہوئے اسلامی پردہ کی حکمت بیان فرمائی اور واضح فرمایا کہ کس طرح بعد میں پردہ ان عربوں کی اخلاقی گراوٹ کو دور کرنے کا باعث ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ اسلامی تعلیم کی عظیم خوبی ہے کہ وہ نہ صرف بے حیائی اور بداخلاقی کے کاموں سے روکتی ہے بلکہ ان تمام راستوں کو بھی بند کرتی ہے۔ جو ان بد اخلاقیوں تک انسان کو پہنچاتے ہیں۔ آپ نے احادیث نبویہ سے ثابت فرمایا کہ مسلمان عورتیں چہرہ کا پردہ کیا کرتی تھیں۔ کیونکہ جسم انسانی کا خوبصورت ترین حصہ چہرہ ہی ہے۔ جسے چھپانا ضروری ہے آپ نے مسلمانوں کی موجودہ اخلاقی گراوٹ کا بڑا سبب اسلامی پردہ کا ترک کر دینا بتایا۔ اور یہ بھی واضح فرمایا کہ پردہ ہرگز مسلمانوں کی مادی ترقی میں روک نہیں۔

اس کے بعد حاضرین کو عام سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ چنانچہ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب۔ مکرم محمود احمد صاحب مختار اور مکرم عیسےٰ جان صاحب نے حاضرین کے سوالات کے جوابات دئے۔ سوال و جواب کا یہ دلچسپ سلسلہ ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔ آخر میں صدر جلسہ محمد اسلم صاحب جاوید نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(خاکسار آغا مجیب احمد ناصر۔ سیکرٹری نشر و اشاعت احمدیہ کالیجئٹ ایسوسی ایشن کوئٹہ)

درخواست دعا

برادرم چوہدری محمد حسین صاحب باجوہ چک نمبر ۳۱۲ ج ب ضلع لائلپور کی اہلیہ صاحبہ چند دن سے بعارضہ قلب و بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ناصر احمد باجوہ
کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔ ربوہ

اعلان دار القضاء

محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ بنت شیخ عبد الرحیم صاحب پراچہ ساکن سیالکوٹ کی درخواست بابت واپسی سامان جہیز وغیرہ از مکرم شیخ شریف احمد صاحب پراچہ ولد مکرم حافظ فضل احمد صاحب پراچہ موقت حشمت پارلرز نکلسن روڈ کراچی درخواست دی ہوئی ہے۔ جس کا فیصلہ بطریق ثالثی کیا جا چکا ہے۔ اس کی منسوخی کے لئے مکرم شیخ شریف احمد صاحب نے درخواست دی ہوئی ہے اس درخواست کی سماعت کے لئے شیخ صاحب موصوف $\frac{۶}{۶۲}$-۱۶ بوقت آٹھ بجے صبح دفتر قضاء ربوہ میں پہنچ جائیں۔

نوٹ:۔ چونکہ شیخ صاحب موصوف کو بذریعہ ڈاک اطلاع دینے میں کامیابی نہیں ہو سکی۔ اس لئے یہ اعلان کرنا پڑا ہے۔ (ناظم دار القضاء)

تعلیم الاسلام کالج انگریزی کا سالانہ تقریری مقابلہ

تعلیم الاسلام کالج یونین ربوہ کے زیر اہتمام انگریزی کا سالانہ تقریری مقابلہ مورخہ ۱۰ اپریل ۶۲ء کو دوپہر بارہ بجے کیمسٹری تھیٹر میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت فضل احمد سٹوڈنٹ پریذیڈنٹ کالج یونین نے کی۔ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جو برکت اللہ طاہر نے کی ...

منصفی کے فرائض پروفیسر حبیب اللہ خاں صاحب ایم ایس سی پروفیسر نصیر احمد خاں صاحب ایم۔ ایس۔ سی اور جناب حمید احمد صاحب ایم اے نے ادا فرمائے۔ ان کے فیصلہ کے مطابق نور محمد چانڈیہ اوّل رہے۔ جنہیں سال رواں ۶۲-۱۹۶۱ کا انگریزی زبان کا بہترین مقرر قرار دیا گیا۔ سید مشہود احمد شاہ دوم رہے۔ تیسرے انعام کا حقدار عطاء الرحیم حامد اور اعجاز الحق قریشی کو قرار دیا گیا۔

صاحب صدر کے شکریہ ادا کرنے کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

(سیکرٹری کالج یونین)

جامعہ نصرت ربوہ میں گریجوایٹ لیڈی کلرک کی ضرورت

جامعہ نصرت فار ویمن ربوہ میں ایک محنتی اور دیانتدار گریجوایٹ (لیڈی) کلرک کی ضرورت ہے۔ انگریزی اور اردو میں اچھی قابلیت ہو۔

تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے منظور شدہ گریڈ ۸۰-۵-۱۰۰-۶-۱۳۰-۸-۱۷۰-۱۰-۲۲۰ کے مطابق -/۸۵ روپے ماہوار ہوگی۔ مہنگائی الاؤنس -/۳۰ اس کے علاوہ ہوگا۔

درخواستیں معہ نقول اسناد و تصدیق پریذیڈنٹ مورخہ ۲۵ مئی تک مطلوب ہیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

زمیندار مجالس متوجہ ہوں!!

ہمارے رواں مالی سال کے چھ ماہ گذر چکے ہیں۔ زمیندارہ مجالس سے التماس ہے کہ اب گندم کی فصل کا موقعہ ہے اور زمیندار خدام اپنے چندے بسہولت ادا کر سکتے ہیں۔ اس لئے تمام زمیندارہ مجالس کے عہدیداران اس بات کی کوشش کریں کہ خدام سے اس موقعہ پر خدام الاحمدیہ کے سب کے سب چندہ جات وصول کر لیں اور اس مقصد کے لئے یکم جون سے ۷ جون تک ہفتہ وصولی منائیں۔

قائدین اضلاع اور علاقہ بھی توجہ دیں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

محمود احمد صاحب کہاں ہیں؟

مکرمی محمود احمد صاحب ولد محی الدین صاحب موصی ۱۱۹۷۲ سکونت دہلی دروازہ لاہور کے موجودہ ایڈریس کا کسی صاحب کو علم ہو یا موصی صاحب موصوف اس اعلان کو خود پڑھیں تو دفتر ھذا کو اپنے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔ تا کہ ان سے ان کی وصیت کے بارہ خط و کتابت کی جائے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۴۴۹ ۔ میں رضیہ خانم زوجہ پروفیسر حمید اللہ قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ستائیس سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۲-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے۔

۱۔ مہر ۱۵۰۰ روپے بذمہ خاوند

۲۔ زیورات

۱۔ کانٹے طلائی وزن ۱ ۳/۴ تولہ مالیت	۲۰۰/۰۰ روپے
۲۔ گلوبند 〃 〃 ۳ ۱/۴ 〃	۴۰۰/۰۰ 〃
۳۔ لاکٹ 〃 〃 ۲ ۳/۴ 〃	۳۷۵/۰۰ 〃
۴۔ انگوٹھیاں ۶ عدد 〃 } دو تولے ۱۰ ماشے 〃 بالیاں	۲۹۵/۰۰ 〃
۵۔ چوڑیاں ۸ عدد ۶ تولے ۱۰ ماشے 〃	۹۴۰/۰۰ 〃
۶۔ کڑے ۴ تولے 〃	۴۵۰/۰۰ 〃
کل میزان زیورات ۲۰ تولہ ۲ ماشے	۲۵۶۰/۰۰ 〃
۳۔ مشین	۳۴۳/۰۰ 〃

میں مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں اسکے علاوہ کوئی اور جائداد یا آمد پیدا کروں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی اور میرے ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ رضیہ خانم۔ گواہ شد حمید اللہ (خاوند موصیہ) لیکچرار ریاضی تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔ گواہ شد محمد بخش سیکرٹری مال موصی ۳۹۳۲ دارالنصر ربوہ ۲۱-۲-۶۲۔

نمبر ۱۶۴۵۰ ۔ میں عطاء المجیب راشد ولد مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری قوم شیخ پیشہ طالبعلمی عمر ساڑھے اٹھارہ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ رمارچ ۱۹۶۲ء مطابق ۲۴ ررمضان المبارک ۱۳۸۱ھ بروز جمعۃ الوداع حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میں اس وقت طالب علم ہوں اس لئے تنخواہ کی صورت میں بھی کوئی آمدنی نہیں ہے البتہ مجھے بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کی طرف سے ۲۰/- ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔ میں اس وظیفہ کا ۱/۱۰ حصہ جب تک یہ وظیفہ جاری رہے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد عطاء المجیب راشد محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ ۲-۳-۶۲۔ گواہ شد ابو العطاء جالندھری ایڈیٹر الفرقان ربوہ ۲-۳-۶۲۔ گواہ شد صلاح الدین احمد ناظم جائداد ۲-۳-۶۲۔

نمبر ۱۶۴۵۱ ۔ میں سردار بیگم بنت شمس الدین قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ رمارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری فی الحال کوئی جائداد نہیں مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد پیدا کی یا آمد میں اضافہ ہوا تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ سردار بیگم گواہ شد محمد شریف خالد دار الصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد شمس الدین والد سردار بیگم دار الصدر غربی ربوہ

نمبر ۱۶۴۵۲ ۔ امتہ المتین تقی ولد میاں محمد تقی صاحب قوم الراعی پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ محلہ دار الصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۷-۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کل جائداد مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ بالیاں طلائی ایک تولہ تقریباً ۱۰۴/۰۰ روپے

۲۔ انگوٹھی طلائی تین ماشہ ۴۰/۰۰ روپے

میں اپنے مندرجہ بالا زیور کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں اور اگر اسکے بعد کو جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں کوئی جائداد یا رقم اپنی زندگی میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامتہ امتہ المتین تقی گواہ شد محمد تقی والد موصیہ۔ گواہ شد محمد امین صدر دار الصدر غربی ربوہ۔

نمبر ۱۶۴۵۳ ۔ میں خیر النساء بیگم زوجہ رشید احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر اٹھائیس سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ محلہ دار الصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۷-۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔

۱۔ مہر ۵۰۰/۰۰ بذمہ خاوند ہے۔

۲۔ زیور طلائی بالیاں دو تولہ } قیمت ۳۲۵/۰۰ صرف

۳۔ انگوٹھیاں طلائی دو عدد ۱ تولہ }

میں اپنے مندرجہ بالا زیور اور مہر کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں اور اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں کوئی جائداد یا رقم اپنی زندگی میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامتہ خیر النساء بیگم گواہ شد رشید احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد امین صدر دار الصدر غربی ربوہ۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

مقصد زندگی و احکام ربانی

اسی صفحہ کا رسالہ بزبان اردو کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرے پنجسالہ منصوبے کے پہلے سال قومی آمدنی میں چھ فیصد اضافہ ہوا

قومی اقتصادی کونسل کے اجلاس میں پلاننگ کمیشن کی رپورٹ پر غور

راولپنڈی ۲۲ رمئی قومی اقتصادی کونسل کا اجلاس کل راولپنڈی میں صدر ایوب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ کونسل کے ساڑھے چار گھنٹے کے اجلاس میں ایجنڈے کے متعدد مسائل پر غور و خوض مکمل کر لیا۔ کونسل نے دوسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ پر عمل درآمد کی رپورٹ پر غور کیا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ دوسرے پانچ سالہ منصوبہ کے پہلے سال کے دوران قومی آمدنی میں چار اعشاریہ سات فی صد کی مقررہ حد کی بجائے چھ فیصد اضافہ ہوا۔

پلاننگ کمیشن کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ دوسرے پانچ سالہ منصوبہ کا آغاز اطمینان بخش تھا اور اکثر ترقیاتی سکیموں کی جو حدیں مقرر کی گئی تھیں وہ یا تو مکمل کر لی گئی ہیں یا مقررہ حدوں سے زیادہ کام کیا گیا۔ قومی اقتصادی کونسل کا اجلاس آج پھر ہوگا جس میں آئندہ مالی سال کے لئے ترقیاتی پروگراموں کی منظوری دی جائے گی۔ اور ترقیاتی منصوبوں کے فنی جائزہ کا طریق کار متعین کیا جائے گا۔

پلاننگ کمیشن کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ قومی آمدنی میں مقررہ حد سے زیادہ اضافہ کی وجہ یہ تھی کہ زراعتی شعبہ میں پیداوار میں سات فی صد اور صنعتی شعبہ میں بارہ فی صد اضافہ ہوا ہے۔ سرمایہ کاری کے متعلق جو رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ مشرقی پاکستان میں سرکاری سرمایہ کی مقررہ حد کا ترانوے فی صد، مغربی پاکستان میں ۸۰ فیصد اور مرکزی حکومت کی مجوزہ ترقیاتی سکیموں میں ۹۵ فی صد سرمایہ لگایا گیا۔ نجی شعبہ میں بھی سرمایہ کاری کی رفتار اطمینان بخش رہی۔ پچھلے سال برآمدات سے اصل آمدنی متوقع اندازہ سے اٹھارہ کروڑ روپے زیادہ ہوئی۔ اس کی وجہ پٹ سن اور پٹ سن کی مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ بتائی گئی ہے۔ زراعتی ترقی کے سلسلہ میں مغربی پاکستان میں دو لاکھ پچیس ہزار ایکڑ زمین میں آبپاشی کا انتظام کیا گیا۔ پانچ لاکھ ۵۴ ہزار ایکڑ زمین میں آبپاشی اور نکاسی آب کے انتظامات بہتر بنائے گئے۔ مشرقی پاکستان میں ساٹھ ہزار ایکڑ زمین میں آبپاشی کی گئی۔ کھیتی باڑی کی پیداوار میں اضافہ کی خاطر مصنوعی کھاد کی پیداوار میں ستر فی صد اضافہ ہوا۔ صنعتی شعبہ میں پہلے سال کے دوران دوسرے پانچ سالہ منصوبہ کی مجموعی سرمایہ کاری کے تخمینہ کا چالیس فی صد سرمایہ لگانے کی منظوری دی گئی۔ اس میں ۲۵ فیصد سرمایہ کیمیاوی صنعتوں سوتی کپڑے کی صنعت خوراک کی صنعت اور بجلی کے آلات کی صنعت کی ترقی پر لگایا گیا۔

تعلیم کے شعبہ میں مزید ایک لاکھ بیس ہزار بچوں کو ابتدائی تعلیم کی سہولتیں دی گئیں اور مزید تیس ہزار لڑکوں کو ثانوی سکولوں میں داخل کیا گیا۔ کونسل نے دوسرے پانچ سالہ منصوبہ کے نظر ثانی شدہ تخمینے کی رسمی منظوری دی جو ۲۳ ارب روپے ہے (ابتدائی تخمینہ ۱۹ ارب روپے تھا) قومی اقتصادی کونسل نے ترقیاتی ورکنگ پارٹی کے کام کا جائزہ بھی لیا جس نے جون ۶۱ء سے مارچ ۶۲ء تک ۷۸۴ سکیموں کی منظوری دی۔

قومی اقتصادی کونسل کے اجلاس میں مشرقی اور مغربی پاکستان کے گورنروں مرکزی وزیروں اور دیگر اعلیٰ افسروں نے شرکت کی۔

برطانیہ میں چیچک کی وبا ختم ہوگئی

لندن ۲۳ رمئی برطانوی وزارت صحت کے ایک ترجمان نے کل رات کہا کہ برطانیہ میں گزشتہ ۲۵ رمارچ کو چیچک کی جو وبا پھوٹ پڑی تھی اب اس پر قریباً مکمل قابو پا لیا گیا ہے۔ ترجمان نے بتایا کہ گذشتہ اٹھائیس دن سے کسی ہسپتال میں چیچک کا کوئی مریض نہیں ہے کل ۶۶ افراد چیچک میں مبتلا ہوئے تھے جن میں سے بارہ جانبر نہ ہوسکے۔

انڈونیشیا کسی بھی لمحہ نیوگنی پر قبضہ کرے گا

سنگاپور ۲۲ رمئی۔ ریڈیو جکارتہ نے اپنے نشریہ میں بتایا ہے کہ انڈونیشیا کے وزیر دفاع اور افواج کے چیف آف سٹاف جنرل عارشٹ ناسوتیاں نے اعلان کیا ہے کہ انڈونیشیا کا مغربی نیوگنی پر کسی بھی لمحہ قبضہ ہو سکتا ہے۔ آپ نے کہا گزشتہ چھ ہفتوں میں مغربی نیوگنی کے نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد کو تربیت دینے کے بعد واپس ان کے دیہات کو بھیج دیا گیا اور وہ اب وہاں ولندیزیوں کے خلاف گوریلا جنگ کی قیادت کر رہے ہیں۔

آپ نے کہا ولندیزی نوآبادیات میں سے اب صرف مغربی نیوگنی کی آزادی باقی رہ گئی ہے اور یہ علاقہ بھی کسی بھی لمحہ انڈونیشیا کے قبضہ میں آجائے گا +

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں!

پاکستان میں ہر سال دس لاکھ افراد ملیریا کی نذر ہو جاتے ہیں

لاہور ۲۲ رمئی امریکہ کے غیر ملکی امداد کے ادارے کی انسداد ملیریا شاخ کے مسٹر ڈونالڈ جانسن اور جنوب مشرقی ایشیا کے لئے ملیریا کے مشیر ڈاکٹر گرفتھ نے جو ان دنوں پاکستان کے خاص دورے پر ہیں آج پاکستان کے انسداد ملیریا پروگرام کا جائزہ لیا یہ پروگرام چودہ برس میں مکمل ہوگا اور اس پر باون کروڑ روپیہ لاگت آئیگی پاکستان کے دونوں حصوں میں ہر سال دس لاکھ کے قریب افراد ملیریا کی نذر ہو جاتے ہیں۔ پاکستان میں انسداد ملیریا کا پروگرام ۱۹۶۱ء میں شروع کیا گیا تھا۔ اس کا عملہ تین ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ ملیریا کے انسداد کی مہم مغربی پاکستان کے دو اضلاع سیالکوٹ اور شیخوپورہ اور مشرقی پاکستان کے ضلع دیناج پور میں خاص طور پر چلائی جا رہی ہے۔ ملیریا کے انسداد کے لئے ۱۹۶۲-۶۳ء کے دوران پچاس لاکھ روپیہ صرف کیا جائے گا۔ اس دوران میں لاہور اور گوجرانوالہ اضلاع میں ملیریا کے انسداد کی مہم شروع کی جائیگی۔ امریکی ماہرین کل انسداد ملیریا پروگرام کے صوبائی ہیڈ کوارٹرز گئے جہاں کرنل اختر اور ڈاکٹر مارشل نے آپ کا استقبال کیا بعد ازاں آپ سیالکوٹ روانہ ہوگئے جہاں وہ انسداد ملیریا کے پروگرام پر عمل درآمد دیکھیں گے۔ ماہرین آج بذریعہ طیارہ مشرقی پاکستان روانہ ہو جائیں گے +

تقریب شادی

مورخہ ۱۲ رمئی ۱۹۶۲ء بروز ہفتہ چوہدری عبدالرشید صاحب بی۔ ایس سی ریڈیو انجینئر ابن محترم ماسٹر چراغ محمد صاحب آف کوٹ رہ تال پیرو چک ضلع سیالکوٹ کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح شمیم اختر صاحبہ بنت مکرم چوہدری مہر دین صاحب آف پیرو چک کے ساتھ دو ہزار روپیہ حق مہر پر پیرو چک میں اسی روز ان کے بڑے بھائی مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب صدر محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ نے پڑھا تھا۔

محترم ماسٹر چراغ محمد صاحب نے ۱۳ رمئی ۱۹۶۲ء کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں احباب جماعت اور دیگر غیر از جماعت افراد نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ علاوہ ازیں یونین کونسل پیرو چک، پڑتا نوالی اور کوٹ کوٹا کے بہت سے ممبران بھی شریک ہوئے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

بل پیٹ درد اور قولنج کی ایک نہایت قابل تعریف دوا۔
قیمت ایک روپیہ پچاس
شفاء ہومیو لیب

بنجہت چوہدری نذیر احمد صاحب ایم ایس سی ایگریکلچر
اسسٹنٹ کاٹن بائٹنسٹ، زراعتی کالج،
ٹنڈو جام ضلع حیدرآباد (سندھ)
چٹ نمبر ۵۲۰

بھارتی فوجوں پر چینی علاقہ کی خلاف ورزی کا الزام

ہانگ کانگ ۱۲ رمئی۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی نے آج بتایا کہ کمیونسٹ چین کی حکومت نے بھارتی فوجوں پر چینی سرزمین کی خلاف ورزی کا الزام لگایا ہے اور اس بارے میں بھارت سے سخت احتجاج کیا ہے۔ یہ احتجاج انیس مئی کو بھارت کے حوالے کیا گیا تھا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ دس سکھ بھارتی فوجی ۲۸ اپریل کو لانگجو کے مقام پر چینی علاقے میں داخل ہوئے۔ اس چینی مراسلہ میں بھارت کے ۱۸ اپریل کے اس احتجاج کو بھی مسترد کر دیا گیا ہے جس میں چینی فوجوں پر جنوری میں بھارتی علاقہ میں داخل ہونے کا الزام لگایا گیا تھا +

مسٹر صوفی نے چیف سٹلمنٹ کمشنر کا عہدہ سنبھال لیا

لاہور ۲۲ رمئی مسٹر ایم۔ ایچ صوفی نے پیر احسن الدین سے آج چیف سٹلمنٹ کمشنر کے عہدے کا چارج سنبھال لیا مسٹر صوفی آبادکاری اور تعمیرات کے جائنٹ سیکرٹری کی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دینے کے علاوہ چیف سٹلمنٹ کمشنر کی حیثیت سے بھی کام کرتے رہیں گے۔

ہمدرد ونسوال (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس ۱۹ روپے